سوال

میں ایک مسلمان شخص ہوں اوراپنے گھر والوں کی موافقت کے بغیر چار بچوں کی ماں سے شادی کرنے کے بعد سعادت کی زندگی بسر کررہاہوں ، ہم قرآن مجید کی تلاوت اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں ، اس عورت سے شادی کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اس کے بچوں کی تربیت ہواوراس کی زندگی میں اس کا تعاون کروں ۔ میرے والدین کا اس شادی سے انکار کا سبب یہ ہے کہ میں کسی دوسرے شخص کا بوجھ کیوں اٹھارہاہوں ، یہ اس کے علاوہ ہے جوذلت انہیں اپنے عزیزواقارب سے حاصل ہوگی ۔ میں نے انہیں مندرجہ ذیل باتیں کہیں : میں اس ذمہ داری کواٹھانے پر خوش ہوں اورسعادت مندی محسوس کرتا ہوں ، اورپھر یہ بھی ہے کہ میں اپنی طاقت سے زیادہ اپنے آپ کو تکلیف نہیں دیتا ۔ میں اس عورت جسے مالی اورنفسیاتی اورصحت کی مشکلات کا سامنا ہے کا تعاون کیوں نہ کروں اوراسے ایک نئی زندگی کیوں نہ دوں ، میرے عزیز واقارب صرف بیوی کے حسن وجمال اورخوبصورتی اوراس کے مال ودولت کواہمیت دیتے ہیں انہیں دین کا کوئی فکر نہیں ۔ ہر قسم کی وضاحت کرنے کے باوجودانہوں نے میری اس شادی کی مخالفت کی لیکن اس کے باوجودمیں نے یہ شادی کرلی اوراب میں ہنسی خوشی اورسعادت کی زندگی بسر کررہاہوں ، اورہر وقت توبہ کرتا رہتا ہوں کہ میں نے اپنے والدین سے سختی کا مظاہرہ کیا ۔ میں نے ایک مولانا صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا : کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہیں " (میرے خیال میں ایسے ہی سنا ہے) میں گناہ محسوس کرتا ہوں اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے بتائیں کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

جواب

الحمدللہ

اول :

آپ نے جوکچھ ایک مشکل میں پھنسی ہوئی بچوں والی عورت سے شادی کرکے کام کیا ہے وہ بہت اچھا اورقابل تحسین ہے اس پر آپ کواللہ تعالی اجر عظیم عطا فرمائے گا ، اورپھر خاص کرجب وہ عورت دین والی بھی ہے جیسا کہ آپ کے سوال سے ظاہر ہورہا ہے ۔

شریعت اسلامیہ نے دین والی عورت سے شادی کرنے کی رغبت دلائی ہے کیونکہ وہ اس کےلیے ایک اچھی بیوی ثابت ہوگی ، آپنے آپ کی بھی اوراپنے خاوند کی بھی حفاظت کرے گی اوراولاد کی بھی اس طرح تربیت کرے جواللہ تعالی کوپسند ہے ۔

اپنے خاوند کی نافرمان نہیں ہوگی بلکہ اس کی اطاعت کرے گی ، شریعت اسلامیہ میں کنواری لڑکی سے شادی کرنا شادی شدہ کے مقابلہ میں افضل اور مستحب ہے ، لیکن بعض اوقات شادی شدہ کنواری سے بھی افضل اوربہتر ہوتی ہے مثلاجب اس سے شادی کرنے میں کوئی مصلحت ہوجوکنواری سے شادی کرنے میں نہ پائی جائے ، یاپھر شادی شدہ دینی اوراخلاقی طورپر کنواری سے بہتر ہو۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پوچھا اے جابر کیا تونے نکاح کرلیا ہے ؟ میں نے جواب میں عرض کیا جی ہاں نکاح کرلیا ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کنواری سے یاشادی شدہ سے ؟

میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم شادی شدہ سے نکاح کیا ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : کنواری لڑکی سے کیوں نہیں کیا تواس سے خوش طبعی کرتا وہ تجھے کھلاتی ، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا :

میرے والدجنگ احد میں شہید ہوگئے اوراپنے پیچھے نو بیٹیاں چھوڑیں ، میں نے یہ ناپسند کیا کہ میں انہی جیسی ہم عمر لڑکی ان کے پاس گھر میں لے آؤں ، اس لیے مجھے یہ پسند آیا کہ میں ایسی

عورت لاؤں کوان کی تربیت کرے اوران کاخیال رکھے اوراصلاح کرے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : اللہ تعالی آپ کے لیے برکت پیدا کرے یا پھر مجھے خیر وبھلائی کی دعا کی ۔
صحیح بخاری حدیث نمبر (4052) صحیح مسلم حدیث نمبر (715)

اورایک روایت میں ہے کہ : تونے اچھا کیا ہے ۔

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ : آپ نے اچھا کیا ہے ، عورت یا تواپنے دین اورمال اورخوبصورتی وجمال کی بنا پرنکاحی جاتی ہے ، تیرا ہاتھ خاک میں ملیں دین والی کواختیار کر ۔

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی نیل الاوطار میں کہتے ہیں :

اس میں کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنے کے استحباب کی دلیل پائی جاتی ہے ، لیکن اگر شادی شدہ سے نکاح کرنے کی کوئی ضرورت پیش آئے توپھر کنواری سے نہیں بلکہ شادی شدہ سے جس طرح کہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ ہوا ۔ اھ دیکھیں نیل الاوطار للشوکانی (126/6) ۔

امام سندی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

فذاک : اس کا معنی یہ ہے کہ تونے جوشادی شدہ عورت سے شادی کی وہ بہتر اوراچھا کیا ہے ۔ اھ

توآپ نے بھی اس شادی شدہ بچوں والی عورت سے شادی کرکے ایک اچھا اوربہتر کام کیا ہے اب اس کے بعد لوگوں کی باتوں سے آپ کوکوئی نقصان نہیں ، آپ نے بھی وہی کام کیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر ازواج مطہرات بھی کنواری نہیں بلکہ پہلے سے شادی شدہ تھیں ۔

آپ کی شادی میں آپ کے گھر والوں کی رضامندی اورموافقت شرط نہیں ، اورخاص کرجب ان کی مخالفت اس وجہ سے ہوجوکہ آپ نے بیان کی ہے ، اس مسئلہ کے بارہ میں شیخ عبداللہ بن حمید کا فتوی سوال نمبر (20152) کے جواب میں بیان کیا جاچکا ہے آپ کے لیے اس کا مطالعہ کرنا بہت ہی اہم ہے ۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ پر یہ ضروری ہے کہ آپ نے اپنے والدین کے ساتھ جوسختی کی ہے اس کی استغفار کریں اوران سے معافی طلب کریں ، آپ پرواجب ہے کہ آپ اپنے والدین کے ساتھ نرمی اورمہربانی کا برتاؤ کریں اورانہیں راضی کرنے کی کوشش کریں ، اوران کے ساتھ اگر ضرورت پیش آئے تواچھے اوراحسن انداز سے بات چیت کریں تاکہ وہ مطمئن ہوسکیں ۔

اس سے آپ دوچیزوں کوجمع کرلیں گے ایک توآپ اپنی رغبت اورمرضی کی شادی اوردوسری اپنے والدین کی رضا جوکہ اہم بھی ہے ۔

دوم :

وہ حدیث جس میں یہ بیان ہوا ہے کہ : (جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے) یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ۔

ابن عباس اورانس رضی اللہ تعالی عنہ دونوں سے یہ حدیث وارد ہے ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت ابن عدی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب " الکامل " میں ذکر کرنے کے بعد کہا کہ ہے کہ یہ حدیث منکر ہے ۔ دیکھیں : الکامل لابن عدی (6/ 347) ۔

اورانس رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالی نے روایت کی ہے اوریہ بھی ضعیف ہے ۔

عجلونی کا کہنا ہے کہ : اس باب میں ایک حدیث اور بھی ہے جسے خطیب نے اپنی جامع میں اور قضاعی نے اپنی مسند میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ "جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے "اس کی سند میں منصور بن المھاجر، اور ابوالنضر الابار دونوں ہی غیر معروف راوی ہیں ۔

اوراسے خطیب نے بھی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ذکر کیا اوراسے ضعیف قرار دیا ہے ۔ دیکھیں : کشف الخفاء (401/1) ۔

اور شیخ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی ابن عباس کی روایت کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ روایت موضوع ہے ، اور پھر کہتے ہیں :

اس سے ہمیں حدیث معاویہ بن جاھمۃ رضی اللہ تعالی عنہ مستغنی کردیتی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اورانہیں کہنے لگا کہ میں جھاد میں جانا چاہتا ہوں اورآپ سے مشورہ کرنے آیا ہوں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : کیا تیری والدہ ہے ؟ میں نے جواب دیا جی ہاں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : اس کی خدمت کرو کیونکہ جنت اسے کی ٹانگوں کے نیچے ہے ۔

سنن نسائی (54/2) وغیرہ نے روایت کیا ہے مثلا طبرانی (2/225/1) ان شاء اللہ اس کی سند حسن ہے اورامام حاکم رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھیں مستدرک الحاکم (151/4) ذہبی رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس کی موافقت کی ہے اورامام منذری رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس کی صحت برقرار رکھی ہے (214/3) دیکھیں السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی (593) ۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

27173